بڑھتا ہوا اک لشکر جرار ہے کشمیر
بیدار ہے، بیدار ہے، بیدار ہے، کشمیر

روکے سے کبھی رک نہ سکا وقت کا سیلاب
آئینہ سی جھیلوں میں بھی پڑنے لگے گرداب
محکوم کی آنکھوں سے نچوڑے نہ گئے خواب
جب ہونٹ سلیں، نعرۂ پیکار ہے کشمیر
بیدار ہے، بیدار ہے، بیدار ہے، کشمیر
آلام کی برسات ہمیشہ نہ رہے گی
باطل کی یہ سوغات ہمیشہ نہ رہے گی
یہ قہر بھری رات ہمیشہ نہ رہے گی
ظلمات میں اک نور کا مینار ہے کشمیر
بیدار ہے، بیدار ہے، بیدار ہے، کشمیر(۳)

۲۔ دریائے اردن کے کنارے سے

شاہد اشرف(۴)

ہم اپنے مدرسے سے واپسی پر اپنے بستے پتھروں سے بھر کے لاتے ہیں
کتابوں سے مہک آتی ہے پتھر جگمگاتے ہیں

---

(۳) دستی تحریر، مملوکہ مقالہ نگار۔

(۴) مختصر تعارف:

نام:	شاہد اشرف
تعلیم:	پی ایچ ڈی (اردو) کر رہے ہیں۔
پیشہ ورانہ مصروفیت:	درس وتدریس
اضافی سرگرمیاں:	سابق سیکرٹری حلقہ ارباب ذوق
ادبی دلچسپیاں:	شاعر، محقق اور نقاد۔
مطبوعات:	یہ منظر خوبصورت ہے (شعری مجموعہ)

ہمارا رستہ فوجی روک لیتے ہیں
ہم ان پر پتھروں کو پھینکتے ہیں
جواباً گولیاں برسائی جاتی ہیں
گھروں میں بیٹھ کر حیرت سے دنیا تک رہی ہے
جنگ جاری ہے
اب وجد کا زمانہ لمحۂ موجود میں اب بھی دھڑکتا ہے
ہمارے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پتھر سے ایوانوں میں لرزہ ہے
اگر ہم مل کے پتھر پھینکتے جائیں
تو پورا تل ابیب ان پتھروں میں دفن ہو جائے
وہ ہاتھی کی معیت میں پلٹتے ہیں
زمانہ جانتا ہے
ہم نے دشمن کو غلیلوں سے بھگایا ہے
ہمیں اک آخری معرکہ انجام دیتا ہے(۵)

---

(۵) دستی تحریر مملوکہ مقالہ نگار

۳۔ فلسطین

ریاض احمد قادری (۶)

آباد رکھے تجھ کو خدا قبلۂ اول
بستا رہے دنیا میں سدا قبلۂ اول
خالق کو بڑا پیار رہا تجھ سے فلسطین
نبیوں کے بھی تو دل میں بسا قبلۂ اول
ہونے سے ترے قوت ایمان ملی ہے
تو ہی تو ہے بنیاد وفا قبلۂ اول
اغیار کے قبضے سے تو پا جائے رہائی
ہے بس یہی ہر دل کی دعا قبلۂ اول
جنت سے بھی پیاری ہیں فلسطین کی گلیاں
اس واسطے ہے خلد نما قبلۂ اول
مرقوم ترے دل میں ہے ایثار کہانی
بخشے تجھے آزادی کی نعمت مرا مولا
ہو جائے تو ہر غم سے رہا قبلۂ اول (۷)

---

(۶) مختصر تعارف:

نام: ریاض احمد قادری

تعلیم: ایم اے (اردو)، ایم اے (انگریزی) بی ایڈ، ڈپلومہ (عربی)،

پیشہ ورانہ مصروفیت: درس و تدریس (شعبہ انگریزی، گورنمنٹ کالج سمن آباد فیصل آباد)

ادبی دلچسپیاں: اردو اور پنجابی میں شاعری (نعت میں خصوصی دلچسپی)، تنقید۔

مطبوعات: نکہت نعت، تصور سز گنبد دا، کلیاں چاند ستارے، ہمارے قائداعظم، سلام اے شاعر مشرق۔

اعزازات: قومی و صوبائی سیرت ایوارڈ، حسن کارکردگی ایوارڈ سمیت صوبائی، قومی اور بین الاقوامی سطح کے اٹھارہ مختلف ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔

(۷) دستی تحریر از ریاض احمد قادری، مملوکہ مقالہ نگار۔

۴۔ کشمیر

ریاض احمد قادری (۸)

مرے خوابوں کی تعبیر ہے تو
کشمیر ہے تو کشمیر ہے تو
تیرے باغ تو باغ ہیں جنت کے
تیرے پاس اسباب ہیں راحت کے
ہیں جذبے تیری چاہت کے
فردوس کی اک ہے تو
کشمیر ہے تو کشمیر ہے تو
تو دھرتی شیر جوانوں کی
کیا مثل ترے میدانوں کی
تو مرکز ہے ارمانوں کی
انوار کی اک تسخیر ہے تو
کشمیر ہے تو کشمیر ہے تو
ترے دم سے میداں ماریں گے
ہم دشمن کو للکاریں گے
یہ دشمن ہم سے ہاریں گے
مرے ہاتھ میں اک شمشیر ہے تو
کشمیر ہے تو کشمیر ہے تو
ترے بخت میں یہی سویرا ہے
تو فطرت کا ایک ڈیرہ ہے
تو پیار کا رین بسیرا ہے
نئی دنیا کی تعمیر ہے تو
کشمیر ہے تو کشمیر ہے تو(۹)

---

(۸) حالات زندگی دیکھیے سابقہ صفحہ۔

(۹) دستی تحریر مملوکہ مقالہ نگار۔

۵۔ اے وادیٔ کشمیر

طاہر صدیقی (۱۰)

نثار تجھ پہ مرے حرف ولفظ کی توقیر
اے میرے خوابوں کی تعبیر وادیٔ کشمیر
ترے جواں جو صداقت کی جنگ لڑتے ہیں
لہو سے زیست کے خاکے میں رنگ بھرتے ہیں
اندھیرے چھٹنے ہی والے ہیں ان کی راہوں کے
چراغ وادی میں اب حریت کے جلتے ہیں
قدم قدم پہ لہو سے اگیں گے مہر یقیں
رہے گی اب یہ ستم کی طویل رات نہیں
ظلم جبر کی تاریکیوں کا ٹوٹے گا
درخشاں امن کے جھومر سے ہوگی تیری جبیں
کبھی تو تیرے فلک پہ شفق بھی پھوٹے گی
ترے دلیر جوانوں کے خون کی سرخی
کبھی تو فتح کا پیغام بن کے چمکے گی
طلوع ہونے ہی والی ہے صبح آزادی
بنے گی خلد زمیں پھر چناروں کی وادی
بہار روٹھی ہوئی ہے پھر سے لوٹ آئے گی
ہوا بھی گائے گی اک روز نغمۂ شادی(۱۱)

(۱۰) فیصل آباد، کے ایک ابھرتے ہوئے شاعر ہیں۔

(۱۱) دستی تحریر مملوکہ مقالہ نگار۔

۶۔ کشمیر

منظور ثاقب (۱۳)

میں نے دیکھی ہے جو تصویر خدا خیر کرے
جل رہا ہے زرِ کشمیر خدا خیر کرے

آہ و فریاد ہے ہر شہر میں ہر قریہ میں
جانے کیا ہو گئی تقصیر خدا خیر کرے

کس طرح آگ چناروں کو لگی ہے لوگو!
کس طرح روٹھی ہے تقدیر خدا خیر کرے

وادیٔ مہر و وفا پر ہے اندھیرا چھاتا
کہیں پھوٹے کوئی تنویر خدا خیر کرے

کوئی صحرا ہو کہ جنگل ہو کہ شہر کوئی
رہنے والوں کی ہے جاگیر خدا خیر کرے

جبر کا دور ہمیشہ تو نہیں رہتا ہے
ٹوٹ جائے گی یہ زنجیر خدا خیر کرے

کب تلک گرم رہے گا یہ ستم کا بازار
ہوگا صیاد بھی نخچیر خدا خیر کرے

سوز سے رسنے لگا مشرق و مغرب کا ضمیر
تیری تدبیر ہو تقدیر خدا خیر کرے

اک مقصد ہے تو آواز بھی اک ہو تیری
اس سے بڑھ جائے گی تاثیر خدا خیر کرے

سر کی چادر کو علم تو نے بنا رکھا ہے
صبر اے دخترِ کشمیر! خدا خیر کرے

حرفِ آزادی لکھا ہے تیری پیشانی پر
کاش پڑھ لے کوئی تحریر خدا خیر کرے

ہر کسی فرد کا ہر قوم کا حق ہے ثاقب
صبحِ آزادی کی تنویر خدا خیر کرے (۱۴)

---

(۱۳) منظور ثاقب فیصل آباد کے جذبۂ حب الوطنی سے سرشار نوجوان شاعر ہیں، شوقیہ شاعری کرتے ہیں۔

(۱۴) دستی تحریر مملوکہ مقالہ نگار

۷۔ اے وطن

منظور ثاقب (۱۵)

اے وطن، دل کی دھڑکن میں شامل وطن، مشک وعنبر میں تجھ کو بسا دیں گے ہم
تیری عظمت تری آبرو کے لیے ، اپنا تن من سبھی کچھ لٹا دیں گے ہم
تیری آزادی خونچکاں کی قسم، تیری سطوت کا ڈنکا بجا دیں گے
تیرے چہرے کو بخشیں گے تابندگی، تیری زلف پریشاں سجا دیں گے ہم
اے وطن، دل کی دھڑکن میں شامل وطن، مشک وعنبر میں تجھ کو بسا دیں گے ہم
ہم کو آغوش مادر تری سرزمیں، ہم کو رشک ثریا ترا آسماں
تو ہے قرطاس ہم ہیں مصور ترے، تو گلستان شاداب ، ہم باغباں
حسن پنہاں ترا لا کے پیش فلک، تیری مٹی کو سونا بنا دیں گے ہم
اے وطن، دل کی دھڑکن میں شامل وطن، مشک وعنبر میں تجھ کو بسا دیں گے ہم
جن اکابر کا مرہون منت ہے تو، ہم انھی کی روایات کے پاسباں
وقت آنے پر تاریخ دہرائیں گے، تیرگی کا مٹا دیں گے نام ونشان
تیری مٹی میں ہے جو سلف کا لہو، اس کے قطروں سے طوفاں اٹھا دیں گے ہم

۸۔ قبلہء اولیں، مشہد مرسلیں، تیری ناموس وحرمت کے ہم ہیں امیں

منظور ثاقب

القدس، بیت مقدس کہ اقصی کہیں، ایک سے ایک بڑھ کر ہے نام حسیں
تو ہمیشہ سے ہے سجدہ گاہ امم، تجھ پہ جھکتی رہی انبیا کی جبیں
تیری توصیف قرآن وسنت میں تو عظمتوں کا جہاں برکتوں کی زمیں
قبلہء اولیں، مشہد مرسلین، تیری ناموس و حرمت کے ہم ہیں امیں
تو ہی سنگم ہے اسراء و معراج کا، سیر کی انتہا طیر کی ابتدا
تو نے منظر وہ دیکھا کہ سب انبیاء ایک امی لقب کی کریں اقتدا

---

(۱۵) دیکھیے سابقہ صفحہ۔

انتہا جس سفر کی ہے عرش بریں ابتدا اس کی ہے تیرا فرش زمیں
قبلہء اولیں، مشہد مرسلین، تیری ناموس و حرمت کے ہم ہیں امیں
بعد مکہ مدینہ کے تیرا حرم، کرۂ ارض پر محترم محتشم
تیری مٹی کو چھو جائے جس کی جبیں، رب رحمٰن کا خاص اس پر کرم
چپہ چپہ ترا نور کی کہکشاں، تیرا صخرۂ وگنبد بہار آفریں
قبلہء اولیں، مشہد مرسلین، تیری ناموس و حرمت کے ہم ہیں امیں
تیرے معمار حضرت سلیمان ہیں، تیرے فاتح عمر اور سلطان(۱۶) ہیں
سب یہود ونصاری ہیں دشمن ترے، تیرے وارث فقط ہم مسلمان ہیں
جب تلک جسم میں جان رکھتے ہیں ہم، تجھ کو اقصی ہی دیکھیں گے ہیکل نہیں
قبلہء اولیں، مشہد مرسلین، تیری ناموس و حرمت کے ہم ہیں امیں
ہر ترزل(۱۷) ہو کہ شیرون دیا ہو کبھی، دجل وصہیونیت کے ہیں نت نئے جنم
ضرب مومن سے ذلت زدہ قوم کو ناچ تگنی کا پھر نچا دیں گے ہم
داخلہ تجھ میں دجال کا جب نہیں، ذریت اس کی داخل ہو ہرگز نہیں
قبلہء اولیں، مشہد مرسلین، تیری ناموس و حرمت کے ہم ہیں امیں
ابرہان زماں گرہیں درپے ترے، ہیں ابابیل تیرے فدائی جواں
پھٹ پڑے جب کوئی مثل فشاں، غاصبوں کو بتا دے وہ عبرت نشاں
غازیان فلسطین کو آفریں، آفریں آفریں آفریں آفریں
قبلہء اولیں، مشہد مرسلین، تیری ناموس و حرمت کے ہم ہیں امیں(۱۸)

---

(۱۶) سلطان صلاح الدین ایوبی

(۱۷) بانی تحریک صہیونیت

(۸) دستی تحریر مملوکہ مقالہ نگار

۹۔اس کو جنت نظیر کہتے ہیں

ڈاکٹر محمد سلیم غوری (۱۹)

ہر گلی کوچہ ہے گل و گلزار
کوہسار و چمن ہیں لالہ زار
نظر آئے چہار سمت بہار
جس کو سب کاشمیر کہتے ہیں
اس کو جنت نظیر کہتے ہیں

اس میں چشمے رواں دواں ہر دم
موسم گل کا ہے سماں ہر دم
گنگناتی صبا رواں ہر دم
جس کی ندیوں میں شیر بہتے ہیں
اس کو جنت نظیر کہتے ہیں

سازشوں کا شکار یہ دھرتی
خون سے آبیار یہ دھرتی
ظلم سے تار تار یہ دھرتی

---

(۱۹) مختصر تعارف:

نام: محمد سلیم غوری

تعلیم: ایم بی بی ایس، ایم سی پی ایس

پیشہ ورانہ مصروفیت: ماہر امراض جلد، سوشل سیکورٹی ہسپتال فیصل آباد۔

ادبی دلچسپیاں: کالم نویس بعنوان ''ایمرجنسی وارڈ'' روزنامہ پیغام فیصل آباد (۰۲۔۲۰۰۱)، عالم اسلام کے حوالے سے تحقیقی مضامین، وقتاً فوقتاً نعت، نظم و غزل کی اشاعت۔

مطبوعات: خود کلامی'' دو حصوں (کالم اور شاعری) پر مشتمل مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔

روز گلیوں میں خون بہتے ہیں
اس کو جنت نظیر کہتے ہیں

داستاں ہے یہ عزم وہمت کی
جذبۂ و آبروٗ ملت کی
آرزو زندگی ہے عزت کی
یہ ہی ان کے ضمیر کہتے ہیں
اس کو جنت نظیر کہتے ہیں

خون شامل ہے آرزوؤں کا
جان و مال اور جستجوؤں کا
اپنے سینوں پر تیر سہتے ہیں
اس کو جنت نظیر کہتے ہیں

لاکھوں جانیں گئیں مگر پھر بھی
لوٹا گھر بار ہے مگر پھر بھی
چشم امید منتظر پھر بھی
لوگ روشن ضمیر رہتے ہیں
اس کو جنت نظیر کہتے ہیں

عورتیں، بوڑھے یا جواں بچے
قول میں عقل میں بڑے سچے
حوصلے ہیں جواں عزم پکے حریت کے سفیر رہتے ہیں
اس کو جنت نظیر کہتے ہیں(۲۰)

۹۔ فلسطین

ڈاکٹر محمد سلیم غوری

یہ مقدس زمین کہلائی
انبیا کی امین کہلائی
اس کو زیتون کی زمین کہا
پاس ہی طور اور تین کہا

---

(۲۰) قلمی تحریر مملوکہ مقالہ نگار۔

نسل در نسل انبیا اترے
یہاں امامت کو مصطفیٰ اترے
یہ نشانی خدا کے دین کی ہے
اس کی شان قبلۂ اولیں کی ہے
آج یہ قبضۂ یہود میں ہے
ظلم مسلم پہ یاں ظہور میں ہے
آج دجال کی ہے فوج یہاں
بحر ظلمات کی ہے موج یہاں
ظلم کی جبر کی فراوانی
خون مسلم کی دیکھ ارزانی
دیکھ لو صابرہ شطیلہ کو
غزہ کی پٹی یا راملہ کو
ہاں مگر اک اصول فطرت ہے
آج "شیروں" نشان عبرت ہے
ایک جانب نہتے شہری ہیں
دوجے۔ انسانیت کے ویری ہیں
ان کے ظلم وستم پہ چلائے
آج چنگیزیت بھی شرمائے
یہ جو راکٹ ہیں اک چلا ڈالیں
بستیاں ان کی وہ مٹا ڈالیں
ان کے بچے اٹھائے کنکر ہیں
ان کے پاس اسلحہ کے بنکر ہیں
گود ماؤں کی روز اجڑتی ہے
جہد پھر بھی نہ ماند پڑتی ہے
آج تاریک مسجد اقصیٰ
منتظر آج مسجد اقصیٰ
کوئی فاروق پھر سے لوٹ آئے
یا ایوبی کا دور لوٹ آئے
اپنی منزل کو یہ سفر ہے رواں
جنگ انجام کو ہے اپنے رواں
جب مسیح پھر سے لوٹ آئیں گے

امتی مصطفیٰ بن جائیں گے
شجر اور حجر تب پکاریں گے
یہ یہودی ہے اس کو ماریں گے
تب ہی دجال مارا جائے گا
سارا عالم سکون پائے گا
خاتمہ سب فجور کا ہو گا
یہ ہی مقتل یہود کا ہوگا(۲۱)

(ان شاء اللہ)

(سلیم فوری ۳۱ مئی ۲۰۰۹ء)

۱۰۔ فلسطین:

واصل ہاشمی (۲۲)

اے مسجد اقصی ، تری حرمت ہے دلوں میں
آنکھوں میں مناظر ہیں تیری شام وسحر کے
احساس تو ہے!
تلخیء ایام کا ہم کو
جب ظلم کی یلغار سنبھالی نہیں جاتی
پتھر ہی کے ٹکروں سے

---

(۲۱) دستی تحریر مملوکہ مقالہ نگار۔

(۲۲) مختصر تعارف:

نام: واصل ہاشمی

مشغلہ: شاعری، فوٹو گرافی، خطاطی

خدمات: ۱۹۴۸ء میں میانوالی میں حلقہ ادب اسلامی کے نام سے تنظیم قائم کی۔ اس تنظیم کے اراکین میں شاد بخاری، عالم واسطی، شاہد پانی پتی، ارزش شرر، کوثر نیازی نمایاں تھے، ایڈیٹر ہفت روزہ المجاہد' میانوالی۔

شاعری میں اساتذہ: حفیظ جالندھری، ساغر صدیقی، کلیم عثمانی، قتیل شفائی، ظہیر کاشمیری، احمد ندیم قاسمی۔

ریڈیو گرام: ریڈیو پاکستان راولپنڈی، ریڈیو پاکستان لاہور، ریڈیو پاکستان فیصل آباد سے بہت سے پروگرام کئے۔

مطبوعہ کلام: درد جب گوہر بنا (شعری مجموعہ) آئینہ خاموش تھا (شعری مجموعہ)

لڑا کرتے ہیں لڑکے
اغیار کی جانب سے نکل آتی ہیں توپیں
گھر بار بکھر جاتے ہیں
جل جاتے ہیں ساماں
مر جاتے ہیں:

معصوم بھی
بوڑھے بھی جواں بھی
رہ جاتے ہیں
ہاتھوں میں دبائے ہوئے پتھر
شاید یہ نہیں
عالم اسلام کے بس میں
اس ارض فلسطین کو آزاد کرالیں
سجدے ہوں ادا مسجد اقصیٰ کی زمیں پر
پھر شکر کے دو نفل ادا ہم بھی کرینگے
اے مسجد اقصیٰ تیری حرمت کو پھر اب بار سلام (۲۳)

۱۱۔ دھواں دھواں کشمیر

واصل ہاشمی

پربتوں پر ترے
خورشید کی کرنیں جھلمل
حسن مہتاب مچلتا ہے تری جھیلوں پر
ان کی لہروں میں لچکتے ہوئے شفاف کنول
جیسے فطرت نے مدھر میں غزل گائی ہو
سبز وادی کی حیا کا گھونگھٹ
کرۂ ارض پہ فردوس کی تصویر ہے تو
سنبل و سرو، چناروں کا لہکتا جوبن
رنگ و خوشبو میں بسے تیرے گلستانوں کی

---

(۲۳) دستی مملوکہ مقالہ نگار۔

کیسی اٹھلائی فضائیں تھیں ترے آنگن میں
اب وہ پربت وہ سجیلی جھیلیں
وادیاں، بستیاں، پھل پھول ردائیں تیری
سب سلگتے ہیں، دھواں دیتے ہیں
ظلم کی زد میں، ہر ایک سانس
ہر اک لمحہ ہے
شہ رگ پاک وطن
تیری عزت
تیری عصمت ہے ہماری غیرت
سر بکف ہم بھی ہیں
کشمیر!!!
تو تنہا کب ہے
فرض ہے تیری حفاظت ہم پر
دل دھڑکنے کی صدا
ایک ہی لے رکھتی ہے
زخم ہو، چیخ ہو، بہتا ہو لہو یا نوحہ
گنبد جاں میں وہی درد، وہی جذبہ ہے!
صبح آزادی کشمیر کی لو تیز ہوئی
ہم بھی ماتھے پہ سجائیں گے
لہو رنگ کرن!(۲۴)

(۲۴) دستی تحریر مملوکہ مقالہ نگار۔

بلوچستان میں اردو، پشتو، بلوچی اور براہوی میں مزاحمتی ادب

پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر
کوئٹہ

Like the other cities and towns of the country Balochistan is also a territory of the beautiful people, Who are patriotic people and love Pakistan and the traditions of Pakistan.

Balochistan has also produced much literature on the " Resistance Literary Currents on Palestine and Kashmir" There are many men of letters and poets, who are writing on the issue of Palestine and Kashmir, just as professor " Anwar Roman, Sheen Zoha, Professor Sharafat Abbas, Irfan -ul- Huq Saim, Tasneem Sanam, Dr. Ali Kumail Qazalbash, Saeed Gohar Denial Tareer, Peer Muhammad Zubairani, Mumtaz Yousaf, Afzal Murad, Waheed Zubair, Aziz Maingal, Mumtaz Kanwar Hayat, Professor Tahira Ihsas and Humaira Sadaf"

I have mentioned their brief biographies and their poetry or writings regarding our subject.

بلوچستان کا علاقہ روایت پسند بلوچوں کا علاقہ ہے۔ جو اسلام اور پاکستان سے ......شدید محبت کرتے ہیں۔ اسی لیے ...... یہ خطہ بھی ...... وادی کشمیر سے محبت رکھنے اور اس کے چناروں کی چھاؤں میں جینے والی مادر وطن کی آزادی کی تحریک سے متعلق لکھنے اور شعروشاعری کی میدان میں مملکت خداداد پاکستان کے دوسرے خطوں سے پیچھے نہیں ہے...... اس کی مزید تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) پروفیسر انور رومان:

پروفیسر انور رومان کا اس خطے سے تعلق ۱۹۴۶ء میں ہوا۔(۱) بعد وہ یہیں سکونت پذیر ہو گئے۔ انہوں نے یہاں بیٹھ کر تخلیقی کام (یعنی افسانے، ڈارمے اور ادبی مضامین) کے علاوہ تحقیق و تدقیق کی مشعل روشن کی۔ یہ ماقبل پاکستان دور سے پہلے ہی ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ انہوں نے متعدد صاحبان کو متاثر کیا اور ان کو اس کٹھن راہ پر گامزن

کیا۔ وہ اب تک اردو وادب اور تاریخی وتہذیبی تحقیق کے سلسلے میں ناقابل فراموش خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

ایک کشمیری مجاہد کی داستان:(۲)

اس کہانی میں پروفیسر انور رومان نے ایک کشمیری مجاہد کی نفسیاتی نقشہ کشی کی ہے جو بھارتی جبر وتشدد کے خلاف نبرد آزمائی کے دوران پہاڑ کی سل پر بیٹھا ہوا کشمیریوں کی مظلومیت، مہاراجہ کی آہنی گرفت اور اس آہنی گرفت کو سنبھالا دیتی ہوئی بھارتی مداخلت اور پھر مظلوم انسانوں اور ان کے عزم جہاد پر غور کرتا ہے۔ وہ کشمیر جنت نظیر کو ظالموں کے چنگل سے بچانا چاہتا ہے۔ اور ہر دم اپنی جان ہتھیلی پر رکھے ہوئے پتھروں کی اوٹ سے ان بھارتی حملہ آوروں کو اپنی رائفل کی گولیوں سے ہلاک کر دیتا ہے یا پتھر لڑھکا کر مار ڈالتا ہے جو اس پہار کو پار کر کے آگے جانا چاہتے ہیں۔

تحریک آزادی کشمیر کے مجاہد کا عزم ان جاندار الفاظ میں ملفوف ہے:

''میں کشمیری ہوں، میری زندگی ایک دلفریب تشبیہ ہے، لیکن جب تم گولوں اور بموں سے اس تشبیہ کو چکنا چور کرنا چاہتے ہو تو وہی کشمیری چوٹیوں سے لڑھکتا ہوا وہ پتھر ہے جو دندناتا ہوا تمہیں اور تمہارے ان بزدل اوزاروں کو روند ڈالتا ہے۔ ان بکھرے ہوئے پرزوں کو دیکھو جن میں تم سسک سسک کر مر رہے ہو۔ ان پہاڑوں کو دیکھو جو بھڑوں کی طرح گونج گونج کر تمہیں ڈستے جارہے ہیں وہی کشمیری تمہاری فوجوں کی موت ہے، تمہارے وقار کی لاش، تمہارے سامراج کا جنازہ''

کشمیر کی روح آزادی کو اس سے بہتر لفظی پیرہن اور کون سا مل سکتا ہے؟

(۲) شؔ ضحیٰ

اصل نام سید شمس الضحیٰ تھا،(۳) لکھتے شؔ ضحیٰ تھے اور اسی نام سے شہرت پائی۔ آپ ۲۰ جولائی ۱۹۲۴ء کو مظفر پور (صوبہ بہار) میں پیدا ہوئے۔ پٹنہ یونیورسٹی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تعلیم پائی۔

اردو ادب سے آپ کی دلچسپی خاندانی ورثہ تھی۔ ''کاشف الحقائق'' کے مصنف نواب شمس العلماء سید امداد امام اثر مرحوم آپ کے نانا تھے۔ بہار اور بنگال کے معروف شاعر علامہ جمیل مظہری آپ کے پھپھیرے بھائی ہوتے ہیں۔ تاریخ میں فارسی کی متصوفانہ شاعری کے سلسلے میں بہار کے مشہور صوفی بزرگ شاہ شرف الدین یحیٰی منیری کا ذکر کیا جاتا ہے ان سے شؔ ضحیٰ کو جدی نسبت تھی۔

آپ کی شاعری کی ابتداء غالباً ۱۹۴۰ء میں ہوئی۔ کراچی آنے تک ''شمس ہاشمی'' کے نام سے لکھا کرتے تھے اور ان کی نظمیں ندیم (گیا)، معاصر (پٹنہ) اور آج کل (دہلی) وغیرہ میں چھپی تھیں۔